اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار
صداقت
اظہار جو ہمیشہ کو
شائع ہوتا ہے جسمیں
مضامین مفید عام کیلئے
سو[illegible] علمی مختلف واقعات
ہندوستان و اضلاع کی منقولات تازہ ترین
وغیرہ شائع ہوتے ہیں مسیحی مذہب کے
اعتراضوں کا جواب اور مسیحی صداقت کا اظہار اسکا اصلی
[illegible]
عام سے قیمت [illegible]
[illegible]
نام صرف [illegible]
کوئی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
ایک ہی [illegible]
[illegible]
ایک پرچہ مفت [illegible]
زیادہ [illegible] اشتہارات مفید عام مفت [illegible]
فی سطر ۲ زیادہ بار کیواسطے نصف اجرت۔
اخبار کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت [illegible]
ہونی چاہیے [illegible]
ہر پرچہ مفت دیا جاتا ہے [illegible]
ارسال کریں
[illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۲ مئی سنہ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲ - مئی سنہ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

امرتسر پنچ بھی نور افشاں کے منہ آنے لگے لوگوں ۹ میں خوامخواہ - مولوی برکت علی صاحب بی - اے کا معاملہ رفت گذشت - آپکو اب یاد آیا - کہ نور افشاں چپکے سے حملہ کرکے گذر گیا - حالانکہ نور افشاں نے جو کچھ لکھا تھا - وہ کوئی ذاتی رائے نہ تھی - بلکہ ایک ایسے شخص کی رائے تھی جسنے یہ سارا معاملہ اپنے کانوں سنا اور آنکھوں دیکھا - بلکہ وہ خود اُن میں سے ایک تھا - جنہوں نے سوالات کے مشکل ہونیکی شکایت کی تھی - تعجب ہے کہ نور افشاں کی ایک بات بھی راستی کے مخالف نہیں ہو سکتے - حالانکہ یہی معاملہ دیگر اخبارات نے بھی لکھا تھا - اب نور افشاں کے ایڈیٹر کی نسبت حضرت پنچ یوں زبان درازی کرتے ہیں - کہ "ہمارا خیال کہ ایڈیٹر نور افشاں ضرور کوئی ڈی ڈی - نہ تو یہ ایل ایل ڈی ہونگے - بی اے کی لیاقت پر اعتراض کرنے یا اسکا اندازہ کرنے کے لئے ایل ایل ڈی کی لیاقت تو کم سے کم ضروری ہے - اسواسطے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا لائق دوست بُرا نہ مانے تو ہمیں بتلائے تو سہی کہ آپ نے کونسی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے - پھر ہم البتہ آپ کے اعتراض کی وقعت کا اندازہ کرکے بتلائینگے" +

اس سے یہ ظاہر ہوا - کہ نور افشاں کے پیشتر دیکھونکہ نور افشاں نے سب کے بعد لکھا تھا جنہوں نے لکھا - اُنکی لیاقت کا اندازہ آپنے کر لیا ہوگا - اور وہ سب ایل ایل ڈی تھے - معزز دوست آپ کپڑوں سے باہر نہ ہوں - برکت علی صاحب ضرور لائق آدمی ہیں - ہم اسبات کو مان لیتے ہیں - مگر ایڈیٹر نور افشاں اُنسے کچھ کم* نہیں - کیونکہ ایڈیٹر نور افشاں ایم - اے ہے - اب آپ بخوبی نور افشاں کے اعتراض (حالانکہ وہ نور افشاں کا نہیں) کی وقعت کا اندازہ کریں - اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کس لیاقت پر اکڑ رہے ہیں - مہربانی سے آپ بھی اپنی سندات پیش کریں - کہ کونسی ڈگریاں حضور نے پاس کی ہیں +

نور افشاں کو لگانے اور بیگانے بُرا بھلا کہتے ہیں کہ نیشنل کانگرس کی کیوں مخالفت کرتا ہے - اسکا جواب نور افشاں بار بار عرض کر چکا ہے - کہ ہمکو انسے کسی طرح بھلائی اور نیکی کی اُمید نہیں - مسیحیوں کے خلاف انکے دلوں میں ذاتی کینہ بھرے ہوئے ہیں - اِن دنوں دو کانگرسی اخبار متفق ہوکر نور افشاں کی ترقی اور اشاعت کے بدخواہ ہو رہے ہیں - ایک اور بھی قریبا انکے ساتھ ملیگا - ہم تو صاف کہتے ہیں کہ

مرا بخیر تو اُمید نیست بد مرساں

جب وہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے دوسروں کے نقصان کے خواہشمند ہیں - تو فرمائیے اُنسے کسبات کی اُمید رکھیں +

غور طلب - اگر خداوند ہماری طرف ہے - تو کون ہمارا مخالف ہوگا

* ہماری بیوقوفی کو آپ معاف فرمادیں - ہم فخر نہیں چاہتے - کیونکہ ہمارا فخر مسیح کی صلیب ہے - مگر آپ کی خاطر اتنا لکھنا پڑا + منہ

غذائے روح

مولفہ مولانا صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

کمشنر پنشنر (بھنڈارہ)

گانا اور رونا یہہ ایک قدرتی سبھاؤ ہی - ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ اس میں حصہ لیتا ہی - خوش الحانی اور شے ہی - روح اسکی ایسی شائق ہوتی ہی - کہ جہاں چلتے چلتے بھی کسی خوش الحان کی صدا کان میں پڑی - وہیں پاؤں جم گئے - اللہ والے تو اسپر جان دیتے ہیں - خصوصاً اُسوقت جبکہ مضمون بھی الہیات کا ہو - مسیحی کلیساؤں میں جیسا کچھ گانے بجانے کا رواج ہی محتاج بیان نہیں - یہہ کچھ آج اور کل سے نہیں قدیم سے ہی - قدیم کلیسیا میں سب سے اعلیٰ درجے کے گانے بجانیوالے حضرت داؤد ہیں - جنکا الہامی کلام زبور موجود ہی - جو شروع سے آخر تک نظم ہی - اس میں ہر ایک راگ اور وزن پر زبور - گیت - اور غزلیں موجود ہیں - ہمارا خداوند بھی گایا کرتا تھا - آہ جب ہمارا خداوند گاتا ہوگا - تو کیا ہی شیریں آواز سے ستائش الہی کرتا ہوگا - وجد تو ضرور ہی ہوتا ہوگا +

دیسی کلیساؤں کی عبادتوں میں جسقدر اسوقت گیت گائے جاتے ہیں - وہ قریباً سب انگریزی وزن اور راگ پر ہیں - جو انگریزی باجے کے ساتھ گائے بجائے جاتے ہیں - ہاں البتہ عام دینی جلسوں اور سبھاؤں میں دیسی مسیحی ہندوستانی بھجن اور غزلیں گاتے ہیں - لیکن اسکے بہت ہی کم شائق پائے جاتے ہیں - وجہ اسکی صرف یہہ ہی - کہ ہماری بہنیں تو سکولوں میں صرف انگریزی راگ ہی سیکھتی ہیں - انکی پردہ داری بھی ہی اور ہمارے بھائی انگریزی تعلیم پا کر ہندوستانی راگ و عروض پر کچھ توجہ ہی نہیں دیتے - اور ایک یہہ بھی مشکل ہی - کہ ہندوستانی گانا بجانا ہمارے ملک میں ایک ایسے رذیل فرقہ کا کام ہو گیا ہی - کہ شرفا متنفر ہو گئے - ہمارے خیال میں یہہ ملک کی اپنی ہی کم ظرفی ہی - جو انہوں نے ایسا عظیم اور پاکیزہ کام ایک رذیل (مراسیان) فرقہ کو دیدیا - جنہوں نے اپنی ہی حیثیت پر اسکو بھی کم حیثیت کر دیا - خیر ان باتوں کیواسطے تو بہت وقت ہی - ہمکو حکم ہی کہ خداوند کی ستائش میں گاتے بجاتے رہیں - پس میں روح سے بھی گاؤنگا اور عقل سے بھی گاؤنگا +

آج سے ۱۳ برس پیشتر ہمارے پاس کوئی ایسا مجموعہ غزلیات اور گیتوں کا نہ تھا - کہ جسپر ہمارا فخر ہوتا - ہاں کچھ بھجن اور گیتیں و غزلیں تھیں - مگر چند اوراق میں - جسکے دو ورق توالہ آباد سے ملتے تھے - اور چار دہلی سے اور ۲ لکھنؤ سے - یونہی پنجاب سے - مگر ایک عاشق اللہ نے ہمت کر کے ایک مجموعہ متفرق مسیحی شعرا کی غزلیات کا اکٹھا کر کے غذائے روح کے نام سے چھپوایا - جو اُسوقت ایسی نعمت غیر مترقبہ سمجھا گیا کہ اُسکی بدولت جا بجا مجلسیں اور سبھائیں - جاری ہو گئیں کہیں پریم سبھا - کہیں دھرم سبھا وغیرہ - جہاں اُسی مجموعے سے غزلیں گائی جاتی تھیں - ہندوستان کی تو ہم نہیں کہتے مگر پنجاب میں غذائے روح کا بہت رواج ہو گیا تھا - نہ صرف گانے بجانے میں لوگوں کا اشتیاق بڑھا - بلکہ شعر و سخن پر بھی طبع آزمائی ہونے لگی - سکولوں کے طلبا شاعری کا دم بھرنے لگے مگر ع شاعری کھیل نہیں جسکو کہ لڑکا کھیلے

آخر معدودے چند رہگئے - غرض غذائے روح سے روحوں نے بہت کچھ غذا حاصل کی - اور مولف کے حق میں دعائے خیر کرتے رہے - اسکا ثبوت کہ غذائے روح سے کسقدر مسیحیوں کو شوق ہو گیا - نیا نسخہ غذائے روح اسکا شاہد ہی +

چونکہ پُرانی مطبوعہ غذائے روح ختم ہو چکی تھی اسلئے پادری برنگ صاحب نے مولانا سید صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر (بھنڈارہ) مولف غذائے روح سے درخواست کی - کہ وہ سرِ نو غذائے روح کو تیار کریں - چنانچہ دو برس پورے اسکام میں صرف کئے اور جو انہوں نے محنت و مشقت اس بڑھاپے کے وقتیں کی ہی - وہ اُن کی نئی تالیف غذائے روح سے ظاہر ہی +

علم عروض کوئی ایسا علم نہیں ہی - کہ ہر ایک اُسپر خامہ فرسائی کر سکے - نئی غذائے روح کے عروض کی نسبت ہم ایک لفظ بھی کہنا نہیں چاہتے - کیونکہ خود مولف صاحب نے تین طویل آرٹیکلوں میں مفصل بیان لکھدیا ہی - جو کہ انہی کالموں میں شائع ہو چکا ہی - لیکن اسکی ظاہری حالت اور مضمون اور مولف کی محنت کی نسبت کچھ عرض کیا چاہتے ہیں +

پہلی غذائے روح ۱۸۷۶ء میں چھپی تھی - اس تیرہ برس کے عرصہ میں یہانتک تبدیلیاں واقعہ ہوئیں - کہ نئی غذائے روح ایک نئی کتاب معلوم ہوتی ہی - پہلی طبع کے وقت صرف ۲۰ شاعر تھے - اسوقت ۵۵ سے زیادہ سخنوروں کا کلام غذائے روح میں موجود ہی - کیا یہہ ہمارے مذکورہ بیان کی تصدیق کے لئے کافی دلیل نہیں - مولف نے اسکے تیار کرنے میں (صرف خداوند کے جلال و ستائش کے لئے) سخت عرقریزی کی ہی - نہ صرف نظم کے جمع کرنے میں - مگر اُنکے ترتیب دینے میں بہت ہی محنت اُٹھائی - اگلی غذائے روح سے صرف ۶۳ نظمیں لی ہیں - اور اُنکے ساتھ نئی ۱۵۷ - اور بڑھا دی ہیں - کل ۲۲۰ رکھی ہیں - اور ہر ایک با ترتیب مضمون کے لحاظ سے - مثلاً خدا کی ذات و صفات کے متعلق جسقدر غزلیں ہیں وہ ایک جگہہ - میلاد مبارک کی ایک جگہہ علیٰ ہذا القیاس +

یہہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہی - حصہ اول جو کہ ۴۴ صفحہ میں ختم ہوا ہی - اُس میں فہرست مضامین اور دیباچہ ہی - حصہ دویم اصل کتاب جسمیں نظمیں ہیں ۲۹۶ صفحہ پر ہی حصہ سویم آخر میں ۴۴ صفحہ کا ایک دلچسپ ضمیمہ ہی - جس میں مختصر طور پر اُن شعرا کا تذکرہ ہی - جنکی نظمیں غذائے روح میں مندرج ہیں +

مولف صاحب نے اسمیں اسقدر محنت کی ہی - کہ بعض مسیحی شاعروں کی ٹوٹی پھوٹی نظموں کو عروض کے قاعدہ کے مطابق ٹھیک کیا ہی - جیسے کہ واعظ کی غزلوں کو انہوں نے بہت کچھ درست کیا ہی - کیونکہ واعظ کی نظمیں اس نسخہ میں درج

ہونیکے قابل نہ تھیں - مگر مولانا صاحب نے بہت جانفشانی کر کے انکو درست کیا - کئی جگہہ کچھ ترمیمیں بھی کی ہے - چنانچہ +

ایک جگہہ مولف صاحب نے فرحت مرحوم کی غزل پر اضافہ کیا ہے - وہ یوں ہے +

فرحت - کوئی منزل گور سے پھر نہ پلٹا
روانہ ہوئے کارواں کیسے کیسے
صفدر - مگر اک خداوند عیسیٰ ہے پلٹا
کئے جسنے وہاں کے بیاں کیسے کیسے
چلو اے عزیزو یہہ دیکھو گئے ہیں
عیاں اُس نے رازِ نہاں کیسے کیسے
حیات بقا اُس سے پاتے ہیں ہر دم
ہمیشہ سے پیر و جواں کیسے کیسے
فرحت - ہیں مسیحی نے اُمت کی خاطر
ضرر کیسے کیسے زیاں کیسے کیسے

غرض کہ (خداوند مولف کے کام پر برکت دیوے) - انہوں نے مسیحی بھائیوں کی عبادت کے واسطے ایک عمدہ مجموعہ تیار کر دیا ہے +

لیکن کیا وجہ ہے - کہ یہہ غزلیات اور ایسی نظمیں گرجوں کی عبادت میں نہیں گائی جاتیں - کیا ولائتی صاحبان ان سے نفرت کرتے ہیں - ہمارا خیال ہے - کہ نفرت تو نہیں کرتے - مگر دو سبب معلوم ہوتے ہیں - جنمیں سے ایک کے ذمہ وار تو وہ ہیں - دوسرے کے قصوروار ہم ہیں - ولائتی صاحبان دیسی راگ سے واقف نہیں ہوتے - اور اسکے سیکھنے کی فکر نہیں کرتے - یہی وجہ ہے - کہ انکو اسے چنداں دلچسپی نہیں ہمارے خیال میں اگر وہ توجہ کریں - تو خود بھی سیکھ سکتے ہیں - اور ہمیں بھی سکھا سکتے ہیں +

ہمارا قصور یہہ ہے - کہ جب ہم غزل یا کوئی نظم لکھتے ہیں تو اسبات کی بڑی فکر رہتی ہے - کہ کسیطرح مقطع میں تخلص گھسیڑ دیں یہہ ایک نہایت ناموزوں طریقہ ہے - اسکا ذکر مولف صاحب نے بھی اپنے آخری مضمون میں کیا تھا - لیکن ہم اسپر زیادہ زور دیا چاہتے ہیں - کیونکہ خدا کی ستائش گاتے وقت زیب نہیں دیتا کہ ہم کہیں کہ

نہیں تو جانتا شہباز عیسیٰ کا سپاہی ہے

نہ صرف یہی نام بلکہ تمام شعرا کا یہی وطیرہ ہے - اور غالباً یہی وجہ ہے - کہ گرجوں میں عبادت کے درمیان یہہ غزلیں نہیں گائی جاتیں - ہمارے خیال میں بہتر ہے - کہ مسیحی شعرا اپنا وطیرہ بدل دیں - کیونکہ شہباز یا سالک یا طالب کو عبادت سے کیا تعلق - غالباً اسپر پہلے کسی نے توجہ نہیں کی - مگر مولف صاحب نے اس غلطی کو ظاہر کیا ہے - سو اُمید ہے کہ اسپر آئندہ ضرور توجہ ہوگی - تاکہ حمد و ستائش کی نظمیں ایک فضول نام کیخاطر بیکار نہ پڑی رہیں - امید کہ ہماری اس تحریر سے جو واجبی اور انصاف پر مبنی ہے - کوئی صاحب ناراض نہ ہونگے - کیونکہ ہم بھی اس غلطی میں آپ کے شریک ہیں +

نئی غذائے روح ایک عمدہ مجموعہ غزلیات کا ہو گیا ہے - کیا اس سے صرف مسیحی فیض اُٹھا سکتے ہیں - غیر اقوام کو اس نعمت سے کچھ حصہ نہیں مل سکتا - بیشک وہ بہت کچھ اس سے حاصل کر سکتے ہیں - نظم سے عموماً انسان کو دلی رغبت ہوتی ہے - اگر ہمارے مشنری صاحبان اسپر کچھ فکر کریں - تو اسکو ایک نہایت عمدہ کام میں لا سکتے ہیں - اور وہ تجویز یہہ ہے - کہ مشن سکولوں میں جہاں دیوان نظیر - ذوق - اور غالب - وغیرہ پڑہائے جاتے ہیں - انکے بجائے یہہ پڑہائی جائے - مرا تو نظم ہی پڑہانے سے ہے - مذکورہ دواوین سے وہ کیا سیکھتے ہیں - صرف بدعت - ملحدانہ خیالات - عاشق و معشوق کے خیالی جھگڑے - حسن کی ناپائیدار تعریف - جس سے جوانوں کے اخلاق کو سخت صدمہ پہنچتا ہے - جہاں ایک طرف انکو انجیل کی یہہ تعلیم دیجاتی ہے کہ "دنیا اور دنیا کی چیزوں پر دل مت لگاؤ دنیا فانی ہے" وہاں اسکے خلاف وہ یہہ سیکھتے ہیں

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز وہ کم نہ ہونگے
چرچے یہی رہینگے افسوس ہم نہ ہونگے

تو اب فرمائیے انجیل کی تعلیم وہاں کیا اثر کریگی - جب بیج جڑ میں چگنی جاتی ہیں - تو بونے سے کیا فائدہ - بہتر ہو کہ چڑیوں کا ناس مارو - یا ایک رکھوالا اُن کے سر پر بٹھلاؤ - تاکہ بیج برباد نہ ہونے پائے - اور یہہ کام آپ کے ذمہ ہے - سو اے بزرگ پادری صاحبان آپ ہماری اس رائے کو ناچیز نہ سمجھیں - بلکہ اسپر غور کریں - کہ آیا یہہ واجبی ہے - یا نہیں - اگر آپ کو یہہ عذر ہو - کہ غیر اقوام ناراض ہونگی - اور طلبا رو گردانی کرینگے تو ہماری طرف سے یہہ جواب ہے - کہ دوائی کڑوی لگتی ہے - مگر فائدہ بہت میٹھا ہے - کیا وہ انجیل سے ناراض نہیں - جب آپ انکی روحوں کی فکر میں ہیں - تو بہتر ہے کہ آپ اُنکے لئے کڑوی دوائی مہیا کریں - کہ وہ انکو روحانی فائدہ دے - آپ ضرور ایسا کریں - کہ غذائے روح مشن کے مدرسوں میں بجائے بیہودہ دیوانوں کے پڑہائی جائے - اس سے اخلاقی اور روحانی بہت فوائد حاصل ہونگے - الہٰیات کے ہر ایک قسم کے مضامین اُسمیں مندرج ہیں - اخلاقی باتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں - غرض کہ موجودہ نئی غذائے روح اس لائق ہے - کہ مشن سکولوں کی درسی کتابوں میں داخل کر لی جاوے +

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے مسیحی بھائی ہماری اس رائے کو اپنے اپنے پادری صاحبان کے کانوں تک ضرور پہنچا دیوینگے - تاکہ انکو غور کرنیکا موقعہ ملے - اور مسیحی بورڈنگ سکولوں میں اسکا ہونا تو نوراً علیٰ نور ہے +

آخر میں ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا مولف صاحب کو بقول

غالب ؎ تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

عرصہ کے لئے تندرستی کے ساتھ (اپنی مرضی کے مطابق) زندگی عطا فرماوے - تاکہ تیسری چوتھی دفعہ بھی اسکو تالیف کریں - انکا دم بھی مسیحی کلیسا کے لئے غنیمت ہے - اب بڑہاپے کا وقت ہے - محنت سے بدن پیچھے ہٹتا ہے - مگر اپنے خداوند کے

* مگر ہم تو خداوند کے دن کے منتظر ہیں ہمارے مسیحی خیالات کے یہہ مضمون بالکل خلاف ہے - ہم تو اپنے آسمانی باپ کی مرضی کے اُمیدوار ہیں + مہتمم

جلال میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ سچی عالم شانی مطلق اپنے نام کی خاطر اُنکی اس محنت کو قبول فرماکر برکت بخشے اور اُنہیں شفا کلی عطا فرماوے +

اُمید کہ مسیحی ایماندار اسکو اپنی روزمرہ کی حمد وستائش میں کام میں لاوینگے۔ اور مولف کے حق میں دعائے خیر کرینگے +

اسکی قیمت ۸/ بلا محصول مع محصول ۹/ ۶ پائی۔ لاہور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے نام درخواست کرنے پر مل سکتی ہے +

(ماخوذ از غذائے روح)

غزل

۱ ہم نہیں محتاج دنیا۔ پاس گو پائی نہیں
قاضی الحاجات حق ہو اسکی پائی نہیں

۲ دامن عیسیٰ ہی پُر۔ اور دست ایماں ہو دراز
میرے داتا نے کسیکو پاس فرمائی نہیں

۳ مالک ملک بقا ہیں جو گدا عیسیٰ کے ہیں
کچھ گداشاہان دنیا نے یہہ جا پائی نہیں

۴ ڈوبتے پطرس نے عیسیٰ کو پکارا بچ گیا
پھسلے پاوں کو عصا مجز دست عیسائی نہیں

۵ موت دی شیطاں نے ہمکو مسیح نے زندگی
سجدہ کے سنکرو! کیا یہہ سچائی نہیں؟

۶ تیغ جنکی روح حق اور ڈھال ہو جنکی مسیح
اُنپہ غالب فوج شیطانی کبھی آئی نہیں

۷ ہو خدا نور محبت۔ مظہر اُسکا ہو مسیح
ہمکو حق نے اپنی صورت اور دکھلائی نہیں

۸ نخل عیسیٰ سے جو پھل کھائے۔ سو ہو خوش جاودہ
اُسکے باغ روح میں گاہے خزاں آئی نہیں

خوشی اور فخر کی بات ہے۔ کہ ماسٹر چندولال کا صاحبزادہ مسٹر چندولال نے انجنیرنگ کالج رڑکی کا آخری امتحان اول درجہ پر پاس کیا۔ ہم ماسٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں

یہہ پنجاب کے مسیحیوں کے لئے فخر کا باعث ہو +

اخباری دنیا میں ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ لاہور کے فقیر جمال الدین صاحب نے اپنی تمام جائداد وقف کردی ہے۔ اب ریاض ہند کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اُن کی ہمشیرہ صاحبہ نے (جو کہ بیوہ ہیں) انکو نالش کا نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ کسیطرح تمام مشترکہ جدی وراثت کو وقف کرنیکے حقدار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنا حصہ وراثت سے چاہتی ہیں۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر یہہ سچ ہے۔ کہ فقیر صاحب نے اپنے عزیزوں کی جائداد بھی جسپر اُنکا کچھ حق نہ تھا۔ وقف کردی ہے۔ تب تو یہہ بڑی ظلم کی بات ہے۔ کیا یہہ نیکی میں داخل ہے۔ افسوس کہ لوگ صرف نام پر مرتے ہیں۔ کام کیطرف خیال نہیں +

نورافشاں کے کسی گذشتہ اشتہو میں بصیغہ کارسپانڈنٹ تحریر کیا گیا تھا کہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی کا پریزیڈنٹ اور محرر سرکاری روپیہ کے غبن کے الزام میں دھر گئے ہیں۔ اب وزیر ہند اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ رائے شاہ میونسپل کمیٹی کا پریزیڈنٹ بعلت غبن روپیہ سرکاری دو سال قید اور پانسو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا اور محرر ایک سال قید اور یکصد روپیہ جرمانہ۔ ہم ہندوستانیوں پر گورنمنٹ کسبات پر اُمید کر سکتی ہے۔ یہہ ہندوستان کی گورنمنٹ کے کام میں حصہ لینے والے ہیں۔ سچ ہے

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہہ را

بٹالہ ضلع گورداسپور سے خیراللہ صاحب پنیبر قلوبال مرزا غلام احمد صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اُن کا ایک دوسرا بھائی پشاور میں ظاہر ہوا ہے۔ جو اُنسے بھی کئی درجہ بڑھکر ہے"۔ آئندہ اُسکا مفصل حال لکھنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ہماری طرف سے بھی تاکید ہے۔ کہ بہت جلد صحیح صحیح حالات اس نئے محمدی پیغمبر کے تحریر فرمادیں +

یہی صاحب یہہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے
بہ اُمیدے رسد اُمیدوارے

پادری کارفیلڈ صاحب (پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ) اُردو وفارسی کے امتحان میں کامیاب ہوئے +

ہم اپنے ناظرین کو پادری ٹھاکرداس صاحب کے سوال جواز جنتیما کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ضرور ضرور اپنی رائیں اسکی نسبت تحریر فرمادیں۔ مسٹر اتھم صاحب نے اسکی نسبت ایک آرٹیکل تحریر فرمایا ہے جسکو ہم آئندہ ہفتہ درج اخبار کرینگے۔ نورافشاں کی طرف سے بھی پادری صاحب وہی جواب سمجھ لیں۔ کیونکہ ہم مسٹر اتھم صاحب کے ساتھ اسمعاملہ میں اُنکی رائے سے بالکل متفق ہیں +

ہم آئندہ ہفتہ پنڈت اگنی ہوتری صاحب کے رسالہ "عیسائیوں کی راہ نجات" کے جواب میں ایک رسالہ ہدیہ ناظرین کرینگے۔ ناظرین سے ہماری دست بستہ التماس ہے۔ کہ اُسکو بغور پڑھیں۔ اور اُس پر غور کریں۔ خود پرستی۔ نفس پرستی کو چھوڑدیں۔ اور عاجزی فروتنی خاکساری سے خدا کے حضور التجا کریں۔ کہ ای خدا۔ قادر جو کچھ ہمارے واسطے بہتر و مناسب ہے۔ سو ہمکو بتا۔ تاکہ ہم تیری مرضی بجالادیں۔ ای آسمانی باپ ہماری نہیں پر تیری مرضی پوری ہو۔ اگر سیدھے اور سچے دل سے خدا سے مانگیں۔ تو وہ سب کچھ ہمیں دینے کو تیار ہے۔ خصوصاً راہ نجات۔ دعا تمام بہشتی نعمتوں کے حاصل کرنیکا عمدہ اور اعلیٰ وسیلہ ہے۔ اس سے بڑھکر اَور کچھ ہمارے پاس۔ کون ہے جسنے خدا سے مانگا اور نہ پایا۔ عزیزو دعا مانگنا ٹھیک نیچر کے قانون کے مطابق ہے۔ آپ راستی سے اسے آزماکر دیکھیں +

مراسلات

روحانی بازار

اہو اے سب پیاسو پانی پاس آؤ اور
وہ بھی جس کے پاس نقدی نہ ہو آؤ مول
لو اور کھاؤ آؤ مے اور دودھ بھی بے روپیہ اور
بے قیمت خرید لو - یسعیاہ ۵۵/۱

ناظرین کو واضح ہو کہ یہہ باتیں یسعیاہ نبی کی ہیں اسنے یوں کہتے ہوئے لوگوں کو خدا کے پاس بلایا - پس نبی ایک روحانی سوداگر ہوا کیونکہ وہ سوداگر کیطرح ہمیں ایک بازار میں بلا کر اپنے اس مال کے خریدنے کی ترغیب دیتا ہے لیکن وہ بازار دنیاوی نہیں بلکہ روحانی ہے اور اسکا مال اس دنیا کا نہیں بلکہ خدا کا اور آسمانی بادشاہت کا ہے دیکھئے جیسا کہ دنیاوی بازار ہیں ویسا ہی ایک روحانی یعنی خدا کا بازار بھی ہے لیکن ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے کیونکہ دنیاوی بازار تو بالکل گناہ کے مکان ہیں جسمیں ہر طرحکی برائی اور دنیا کی لالچ بیہودہ بات چیت گالی اور جھوٹ چوری فریب اور مکر کی خرید و فروخت ہوتی ہے +

مسیحی ناظرین تو اس بات سے خوب واقف ہیں پر اگر کسی کو یقین نہ ہو تو خود تھوڑی دیر کسی بازار میں جاوے اور پہلے اپنی آنکھیں کھولکے خدا کے دس حکموں کے معنے سوچ سمجھے دیکھے کہ آدمی بازار میں کیا کیا کرتے اور کیا کیا بولتے ہیں تب اُنکو جلدی سے معلوم ہو جائیگا کہ جیسا میں نے لکھا کہ دنیاوی بازار گناہ کی منڈی ہے بالکل ٹھیک ہے - پر وہ بازار جسکا ذکر یسعیاہ نبی کرتا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ بالکل دوسری طرح کا ہے وہ روحانی اور خدا کا بازار ہے جسمیں بھلائی راستبازی نیکی - مہربانی رحمت - محبت کا سودا ہے اسی سبب سے وہ روحانی بازار دنیا کے بازاروں پر کلی فوقیت رکھتا ہے +

اب جیسا بازار ویسا ہی اُسکا مال اور خرید و فروخت کرنا بھی ہے - پس جو چیزیں آدمی آپس میں بیچتے اور مول لیتے ہیں - کیا سونا روپا کیا موتی سب کے سب فانی ہیں کیونکہ دنیا اور اسکی سب چیزیں گذرتی چلی جاتی ہیں سب گھاس کے موافق ہیں جو آج ہری ہے کل مُرجھائیگی آج نئی ہے کل پُرانی ہے کیونکہ جو دنیا کا ہے سو دنیا کے موافق ہے اور دنیا باقی نہیں بلکہ فانی ہے اسی لئے خداوند یسوع مسیح نے کیا خوب فرمایا کہ مال اپنے واسطے زمین پر جمع مت کرو جہاں کیڑا اور مورچہ خراب کرتے ہیں اور جہاں چور سیندھ دیتے اور چُراتے ہیں بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتے اور نہ وہاں چور سیندھ دیتے نہ چُراتے ہیں کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہو وہیں تمہارا دل بھی لگا رہیگا متی ۶/۱۹-۲۱ +

پس اگرچہ وہ مال جو آدمی آپسمیں خرید و فروخت کرتے ہیں فانی ہے اور خراب ہو جاتا ہے تو بھی لوگ اُسپر کبھی کبھی بہت دام لگا کے بہت سے روپئے لیتے اور دیتے ہیں اور بنا روپئے پیسے کوئی بازار میں کچھ نہیں پا سکتا دنیا کے بازاروں میں نقدی ضرور درکار ہے - اور بنیا جتنا زیادہ روپیہ لیتا اور اپنے پاس جمع کرتا ہے اتنا ہی زیادہ خوش ہوتا ہے اور بغیر پیسے کسی کو کچھ نہیں دیتا ہے اس لئے دنیا کے بازاروں میں اکثر صرف دولتمند اور مالدار آدمی جنکے پاس بہت روپیہ ہو اپنا کام اور بیوپار اور سوداگری کر سکتے ہیں لیکن کنگال اور غریب لوگ لاچار رہتے ہیں اب خیال کیجئے کہ جو مال کے بازاروں میں خرید و فروخت کرتے ہیں ایسا ہی ہے لیکن جو مال خدا کے بازار یعنی اُس روحانی بازار میں دیا لیا جاتا ہے بالکل دوسری طرح کا اور اس فانی دنیا کے مال سے نہایت بہتر ہے کیونکہ وہ فانی نہیں بلکہ باقی ہے جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے دنیاوی نہیں ہے بلکہ آسمانی ہے بدن کیواسطے نہیں بلکہ جان و روح کے لئے ہے اور وہ ایک دن یا دو ایک برس نہیں بلکہ دائمی ہے جو ہمیشہ تک رہتا ہے کیونکہ خدا اور آسمان سے ہے اور جو خدا دیتا ہے سو البتہ بہت اچھا اور فائدہ مند ہے اور اگرچہ وہ مال جو خدا کے بازار میں ملتا ہے آدمی اور دنیا کے مال سے بہت اچھا اور مفید ہے تو بھی وہ مفت ملتا ہے یعنی بنا دولت بنا روپئے پیسے دیا جاتا ہے جیسا کہ نبی نے فرمایا کہ ارے آؤ جنکے پاس نقدی نہو آؤ اور مول لو اور کھاؤ مے اور دودھ بے قیمت اور بے روپئے مول لو اسی سبب سے ہر شخص اس بازار میں آکے بیوپار کر سکتا ہے کیا دولتمند کیا کنگال کیا بڑا کیا چھوٹا خواہ اسکے پاس نقدی ہو خواہ نہو ہر ایک کیسا ہی محتاج کیوں نہ ہو وہ اس روحانی بازار میں اپنی روحانی ضروریات پا سکتا ہے +

دیکھئے ناظرین خدا کا بازار ایسا ہے کیا یہہ اچھا بازار نہیں؟ ہاں یہہ بہت اچھا بازار ہے خاصکر کنگالوں کے واسطے اور اُس میں جو یہہ عمدہ دستور ہے کہ سب کو سب کچھ مفت دیا جاتا ہے تو سوال واجب آتا ہے کہ کیا سب کے سب اس بازار میں خرید و فروخت کرنے اور اپنی ضروریات پانے کے لئے آوینگے؟ فرض کرو اگر کوئی ایسا بازار ہو جسمیں سب کچھ بہت سستا بکے تو کیا سب آدمی وہاں نہ جاوینگے میرے خیال میں وہ بازار دن رات آدمیوں سے بھرا رہیگا - اب دیکھو یسعیاہ نبی تو ہمیں ایک ایسا بازار بتاتا ہے جسمیں سب کچھ نہ فقط بہت سستا بلکہ مفت ملتا ہے وہاں روپئے نہیں لگتے نبی پکار کے کہتا ہے کہ جنکے پاس نقدی نہ ہو سو یہاں آکے مول لے - کیا بہت لوگ نبی کی اس پکار کو سنتے ہیں اور اس بازار میں خرید و فروخت کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں نہیں افسوس صد افسوس بہت آدمی نہیں بلکہ تھوڑے نہایت تھوڑے آتے ہیں سبب یہہ ہے کہ اس بازار کا مال روحانی ہے اور آدمی جسمانی اور بڑے گنہگار ہیں اس لئے اُس کی بڑی قیمت نہیں پہچانتے اور نہ سمجھنے کے سبب سے اسے حقیر جان کے اسکی خواہش نہیں رکھتے ہیں +

پس اب اس پر بھی غور کرنا مناسب ہے کہ آیت مذکورہ میں نبی کیا مال بتاتا ہے وہ کہتا ہے مے اور دودھ دودھ کے معنی مقدس انجیل اور اسکی خوشخبری ہو سکتی ہے جیسا کہ پولوس حواری نے کہا - کہ دودھ تمکو پلایا یعنی منادی کرکے تمکو انجیل کی خوشخبری سنائی

...ہی سے یسوع مسیح کے ہوئے مراد ہو جو کہ صلیب پر اُسنے اپنی بڑی مہربانی سے ہماری نجات کے واسطے بہایا اور جسکو ہم مسیحی لوگ عشاء ربانی میں روحانی طور پر پیتے ہیں تاکہ اسکی موت کی یادگاری کریں اور اپنے گناہوں کی معافی پاویں سوان دو چیزوں پر سب کچھ شامل ہو جو ہماری نجات اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے درکار ہو اور اسی سے ہم تازگی پاتے ہیں یعنی ایمان توبہ گناہوں کی معافی خدا سے ملاپ دل کا آرام حیات ابدی کی اُمید زندگی میں خوشی بیماری میں صبر موت میں تسلی اور مرنے کے بعد آسمان کی خوشی اور ابدی نیکبختی وغیرہ یہہ سب برکتیں خدا کے کلام اور یسوع مسیح کے کفارے سے حاصل ہوتی ہیں - اور پانی کا ذکر جو آیت مذکورہ کے اوپر ہوا ہو سو اسکی بابت خداوند مسیح نے خود فرمایا ہو کہ وہ پانی جو میں اسکو دونگا پیے وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اسے دیتا ہوں اُسمیں پانی کا سوتا ہو جائیگا جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہیگا +

یہہ سب اچھی چیزیں جو فانی نہیں بلکہ باقی ہو کے ساری دنیا کے مال سے بہت اچھی ہیں اور سب روحانی بازار میں تیار ہیں یہہ سب چیزیں ہر ایک آدمی کے لئے ضرور ہیں کیونکہ جو ان کو قبضے میں لاوے اسکا حال اچھا ہوگا اور وہ نجات پائیگا لیکن جو انکو اپنا نہ کرے وہ کبھی نجات نہیں پا سکتا بلکہ وہ اس شخص کی مانند ہوگا - جو شادی کا لباس پہنے بغیر آیا تھا اور باہر اس اندھیرے میں ڈالا گیا جہاں رونا اور دانت کڑکڑانا ہوگا اسلئے دل سے پوچھنا اور دریافت کرنا چاہئے کہ کسطرح ان چیزوں کو جو خدا کے بازار میں ملتی ہیں قبضے میں لاویں تا تو معلوم کر چکے ہیں کہ انکے مول لینے کے لئے روپئے پیسے ضرور نہیں یعنے اعمال حسنہ اس لئے کہ خدا کے بازار میں سب کچھ مفت دیا جاتا ہو - اور جو ہم لاچاروں کو دینا اور کرنا مناسب ہو سو فقط یہہ ہو کہ دل سے دُعا مانگیں اور آرزو رکھیں اور ایمان اور توبہ کے ساتھ آویں سست نہ رہیں بہانہ نہ کریں بلکہ جلدی سے آویں اور جو جو ہم کو ملے اُسکو خوشی سے قبول کریں اور خدا کا شکر بجالاویں +

پس ای عزیز ناظرین وقت کو غنیمت جاننا چاہئے - کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس گھڑی ہمکو اس فانی دنیا سے جانا ہو - جنہوں نے ابھی تک مسیح کو قبول نہیں کیا سو جلد اُسپر ایمان لاؤ جو ایمان لاتا ہو سو نجات پاتا ہو - اور اس بازار کے سودے میں سے بھی کچھ خریدو تاکہ آئندہ آپ کے کام آوے +

یوں رسول اللہ پکارے زور سے — آؤ خالی ہاتھ اس بازار میں
آئے جسکے پاس پیسہ تک نہو — جیب بھرے آکے اس سرکار میں
اے مسیحا میں تو خالی ہاتھ ہوں — اور حاضر ہوں ترے دربار میں
بخش مجھکو نعمتیں وہ لازوال — تاکہ تیرا ہو رہوں ہر کار میں
مجھکو مالا مال کر روح سے مسیح — تا ترا اذکار ہو گفتار میں
تو تو مُردوں کو کرے زندہ مدام — ہو عجب قدرت تیری رفتار میں
میرے مردہ دل کو بھی بخش زندگی — فرق ہو تا زندہ و مُردار میں

راقمہ اے - ایم - چادر پوش
از رو پڑ

خبریں

پٹنہ کی کائستھ سبھا نے یہہ رزولیوشن پاس کیا ہو - کہ جو کائستھ انگلنڈ سے واپس آئے ہیں وہ قومیت سے خارج کر دئے جائیں - **دو لاکھ** دس ہزار آدمیوں نے شاہ سویڈن کو شراب کی تجارت بند کرنے کے لئے عرضی دی ہو - **روسی** انجنیر نے تحقیق کیا سمرقند میں زر افشاں گھاٹی کے قریب نوارب پونڈ مٹی کا تیل ہو - مسٹر گومر تھم صاحب کی صحت روز بروز ترقی پر ہو - **ناگپور** میں آگ لگنے سے ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا - **لاہور** میں پھر وکٹوریا ناٹک کمپنی پہنچی - **روس** میں نہلسٹ پھر زور پیدا کر رہے ہیں - چنانچہ مقام زوریچ میں وہ بم کے گولے تیار کرتے پائے گئے - زار محل سے باہر نہیں نکل سکتے - **دہلی** صدر بازار میں آگ لگنے سے صدہا مکان خاکستر ہو گئے - افسوس کہ آگ کے وقت

ہندوستانی تماشا دیکھا گئیں ع کوئی تاپے کسیکا گھر جلے - گوروں نے آگ کو بڑی جوانمردی سے بجھایا - **ہندوستان** میں ۱۵ - سو قسم کی مچھلیاں بیان کی جاتی ہیں - تمام کائنات میں خدا جانے کتنی قسم کی مچھلیاں ہونگی - **ایک** گورہ کی چھاتی سے تیرہ برس کے بعد وہ گولی برآمد ہوئی جو اُسے ایک معرکہ کارزار میں لگی تھی - اور ہرچند ڈاکٹروں نے اُسکو اُسوقت ڈھونڈا تھا - مگر اُسکا پتہ نہیں ملا تھا - **بمبئی** میں ایک بھاٹئے کو آگ لگانے کی کوشش کے جرم میں عمر قید کالا پانی ہوئی - **ایک** میڈیکل اخبار کا بیان ہو کہ کانے سے پھیپھڑا قوی اور مضبوط ہوتا ہو - **بمبئی** میں دو ڈاکٹر عورتوں نے معالجوں ہی سے اپنی شادی کرلی - خوب کیا آخر یونہی ہوگا **کہتے** ہیں کہ مسٹر گلیڈسٹون اپنی نیند پر ایسے قادر ہیں - کہ جسوقت چاہتے ہیں سو جاتے ہیں - اور جب چاہتے ہیں جاگ اُٹھتے ہیں - **رقص عظیم** - آج سے ایک سو سال پیشتر اضلاع متحدہ امریکہ کے پہلے پریسیڈنٹ اور بانی سلطنت جمہوری جرنل واشنگٹن کے حضور میں ایک عالیشان ناچ کیا گیا تھا چنانچہ اب اضلاع متحدہ والوں کا ارادہ ہو کہ وہاں کے جدید پریسیڈنٹ کی یادگار میں بھی ایک ایسا جلسہ رقص کریں کہ جو دنیا میں بے نظیر ہو +

نیا فیصلہ - بنگال کے ایک منصف دیبی گوپال صاحب بھوس نے ایک مقدمہ میں فیصلہ دیا ہو کہ مسلمان باورچی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھالینا از روئے شاستر کوئی ممنوع نہیں ہو - اور نہ اسے کھانے والے کی ذات میں کچھ فرق آسکتا ہو - بنگال کے باشندوں نے بھی اس فیصلہ کو ناپسند نہیں کیا +

لطیفہ - مریٹھ میں ایک بڑا کارخانہ شراب کا ہو اُسکے پاس فوج میں تیرہ پہنچانے کا ٹھیکہ ہو اُسکے منیجر مسٹر ین - آپکو ملکہ معظمہ سے حضور کی طرف سے سی - آئی - ای کا خطاب ملا تھا - مسٹر کین نے ۱۵ مارچ کو سکرٹری آف سٹیٹ سے سوال کیا کہ مسٹر موصوف کو سی آئی ای کا خطاب کن خدمات کے صلہ میں دیا گیا - انڈر سکرٹری

آف سٹیٹ نے جوابدیا - اس باعث کہ اُنہوں نے محکمہ فوج کی عمدہ خدمت کی اور راولپنڈی کی تجارت کو فروغ دیا - آئیندہ ہمکو اُمید ہے کہ کوئی لکھنؤ کا کلوار رائے بہادر بنایا جائیگا - کہ مہوہ کی تجارت کو فروغ دیا اور آنریری مجسٹریٹوں کے لئے کام بہم پُہنچایا +

ہندوستانی

ہمعصر اودھ نے سنا ہے امریکہ میں ایک صاحب نے کان چھیدنے کا ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسمیں ایک سوئی ایسی ہے کہ کان میں سوراخ کرنے کے ساتھ ہی بالی بھی چلی جاتی ہے اور جب سوئی نکال لیجاتی ہے تو بالی اندر ہی رہ جاتی ہے - ہمارے نزدیک ہندوستان میں اسکی بڑی ضرورت ہے کیا وجہ کہ یورپین اور امریکن حسینان پری رخسار تو صرف کان کی لوئیں بندے وغیرہ پہننے کیواسطے ایک ہی سوراخ کراتی ہیں - ابھی ہمارے ہندوستان میں تو اکثر عورات کے کان ناک جندریا کیطرح چھید چھاد کر دلِ عاشق کے مثل چھلنی کر ڈالے جاتے ہیں - یہ بیچاریاں تو ایسے آلے کی بہت محتاج ہیں - اگر لیڈی ڈفرن فنڈ اسکا بھی بندوبست کرے تو بہت بہتر ہے +

ولائت میں ایک ڈاکٹر نے بڑی ہمدردی اور ساتھ ہی اس کے بڑی بہادری اور قربانی کا کام کیا - لارڈ اشبرٹن کے ملازم کی بی بی کا جسم کسی بیماری کے باعث اسقدر خون سے خالی ہوگیا تھا کہ وہ اُسکی کمی اور اسی لئے سخت کمزوری باعث غشی کیحالت میں آگئی اور موت کے درمیان میں آہستہ آہستہ ڈوبتی چلی جاتی تھی ڈاکٹر ویس مثں کو خبر ہوئی اور وہ اُسی وقت رات میں اُس کے پاس بھاگا ہوا گیا اور اوزار کے ذریعہ اپنے جسم کا بہت سا تازہ خون اُسکے اندر داخل کر دیا کہ جس سے اُسے ہوش آگیا اور وہ مرنے سے بچ گئی اور آخرکار ایک دو ہفتہ بعد بالکل اچھی ہوگئی - آدمی کے لئے اور تو اور اپنے کسی پیارے رشتہ دار کے لئے بھی خون دینا نہایت مشکل ہے مگر ولائت میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ جو اپنا خون دیکر اوروں کی جان بچاتے ہیں +

سرکاری خبر

یادگار کرنیل ولیس صاحب بہادر مرحوم

بروز جمعہ ۵ ماہ اپریل ۱۸۸۹ء کو ایک جلسہ گورنمنٹ ہوس لاہور میں باجازت نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر اس غرض سے منعقد کیا گیا تھا کہ کرنل ایڈورڈ جارج ولیس صاحب بہادر مرحوم اول فنانشل کمشنر پنجاب کی یادگار کی نسبت غور کیجاوے جلسہ میں ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی کہ چندہ جمع کرے اور عموماً چندہ یادگار کے روپیہ کی اغراض کو پورا کرے - اسلئے اب کمیٹی چندہ کی درخواست کرتی ہے - اور ایسا کرنے میں کمیٹی خیال کرتی ہے کہ اُن کی طرف سے اُن لوگوں کو جو اس لائق افسر کے جسکی وفات کا ہمکو افسوس ہے واقف تھے اس مدعا کی خوبی جتانے کی حاجت نہیں ہے - انتظام مال کے متعلق اُن کی اعلیٰ درجہ کی واقفیت اور لیاقت - زراعتی ترقیات تعلیم اور قائم کرنا کتب خانہ عام بمقام لاہور اور دیگر مفید کاموں کے متعلق انکا دلی شوق ایسی باتیں ہیں جو تمام لوگوں کو بخوبی معلوم ہیں - علاوہ اسکے صاحب موصوف ہر کسی کو مشہور تھا باعث ذاتی اوصاف سادہ پن ثابت قدمی و سچے رحم دلی کے منجملہ دیگر بہت سے معاملات کے جن میں وہ ہمہ تن مصروف تھے صوبہ پنجاب کے زمیندار لوگوں کے حالت کی بہتری کے مختلف وسائل سے بڑھکر کوئی اور کام اُنکو زیادہ تر پسندیدہ نہ تھا - بہ لحاظ اسبات کے یہہ خیال کیا گیا ہے کہ ایک یا زیادہ معقول وظیفے زمیندار لڑکوں کے لئے مقرر کئے جاویں تا کہ وہ لوگ مدارس صنعت و دستکاری یا جنمیں بار گماشتری یا زمینداری سکھائی جاتی ہے یا دیگر کالج جنمیں معمولی طریقہ کی تعلیم ہوتی ہے تعلیم پاویں تو یہہ ایک ایسی موزوں صورت یادگار کی ہوگی جسکے لئے پنجاب کے سب قسم کے لوگ چندہ دے سکتے ہیں - اسکے ساتھ ہی کرنل ولیس صاحب کے بہت سے دوستوں کی خواہش ہے کہ وظیفہ مذکورہ کے علاوہ ایک خاص ذاتی قسم یادگار بھی قائم کی جاوے اسلئے تجویز کی جاتی ہے کہ ایک تختی پیتل یا سنگ مرمر کی بطور یادگار گرجا گھر میں لگائی جاوے - اگر ممکن ہو تو ایک تصویر یا گرجا گھر میں رنگدار شیشہ بطور یادگار بنایا جاوے مگر اس بات کا فیصلہ کہ یہہ یادگار ٹھیک کس قسم کی ہوگی بعد میں کیا جاویگا کیونکہ اس امر کا مدار تعداد زر چندہ پر ہوگا +

چندہ

(۱) بنگ بنگال لاہور کو +

(۲) الائنس بنک شملہ لاہور کو +

(۳) یا کسی ممبر کمیٹی کے پاس جنکے نام ذیل میں درج ہیں بھیجا جاوے +

بی ایچ بیڈن پاول صاحب +

ڈبلیو ایم ینگ صاحب +

سی ایم ریواز صاحب +

ڈبلیو آر ایم ہالرائیڈ صاحب +

ایچ سی فنشا صاحب +

ایف ٹبلنڈ صاحب +

(اسمائے چندہ دہندگان)

چندہ وظیفہ کے لئے		چندہ ذاتی یادگار کے لئے	
حضور سر جیمس براڈوڈ لائل صاحب	سماہ		صہ
ڈبلیو ایم ینگ صاحب	مہ		صہ
بی ایچ بیڈن پاول صاحب	مہ		صہ
ایچ سی فینشا صاحب	صہ		عہ
ایف ٹیڈ لینڈ صاحب	عہ		عصہ
ڈبلیو آر ایم ہالرائیڈ صاحب	صہ		عہ
سی ایم ریواز صاحب	مہ		عصہ

عالم تصویر لکھتا ہے کہ نیشنل کانگرس نے ملک میں بڑی آگ لگا رکھی ہے پچھلے سال الہ آباد میں جلسہ ہوا تھا تو اسکے پاس

ہی ایک شہر میں ایسی آگ لگی تھی کہ مکانات کے مکانات جلکر
خاک سیاہ ہوگئے تھے اِس سال بمبئی میں ہونیوالی ہے تو اُسکے
پاس ہی سورت میں سینکڑوں گھر تباہ کردیئے +

لاہور میں ایک یورپین اپنے رشتہ داروں سے
رمجھگڑ کے شاہ عبد المعالی کے کنوئیں میں جا کودی اسوقت
ایک یوریشین مسمی مینل اس طرف سے جا رہا تھا -
اسنے پاس کے لوگوں کو آواز دی اور عورت کنوئیں میں کوئی
پانچ سات منٹ رہی ہوگی کہ اُنہوں نے اسکو زندہ نکال لیا
پولیس نے عورت کو ارادہ خودکشی کے جرم میں گرفتار کر لیا +

گجرات (پنجاب) سے نامہ نگار نور افشاں تحریر
فرماتے ہیں کہ ۲۸ - اپریل کو ایک عورت اور چار بچوں کو بدست
پادری پیٹرسن صاحب بپتسمہ دیا گیا - خدا برکت دے +

فرانس کے ایک مقدمہ کورٹ مارشل میں ایک
فوجی سپاہی کی اس جرم میں تحقیقات ہوتی تھی کہ وہ فوج کو
چھوڑ بھاگا تھا - دوران تحقیقات میں سپاہی مذکور نے
اپنے منہہ میں تماکو کی پیک بہت سی جمع کر رکھی تھی وہ یکبک سے
پریزیڈنٹ کورٹ کے مُنہہ پر پھینک ماری - اس جرم سنگین توہین
آمیز میں سپاہی مذکور کو پھانسی ملی +

جاپان کے وزیر صیغہ تعلیم د وائکاونٹ موری صاحب
قتل کئے گئے - اُسکی وجہ یہہ بیان کی گئی ہے کہ اُنہوں نے بعض
مشہور عبادتگاہوں کو ملاحظہ کرتے وقت تعصب سے بے ادبی
کی تھی - پوجاری کے ایک گارڈ نے انکو اُسی وقت قتل کردیا

پرلوک کا ایمان - پرلوک کی نسبت دنیا
کی کل قوموں میں ایمان پایا جاتا ہے - یہانتک کہ وحشی قوموں
میں بھی لوگ اسبات کا یقین کرتے ہیں کہ انسان مر کر کسی اور لوک
میں جاتا ہے - حال میں آسام کے ملک میں لوشائی مہم کے متعلق
جو حالات مشتہر ہوئے ہیں اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ ناوستا سردار
مرنے کے بعد جبکہ دفن کردیا گیا تھا - تو انگریزی افسر نے اُسکی
موت کی نسبت تصدیق حاصل کرنے کی غرض سے اُس جگہہ کو
کھدوانا شروع کیا جہاں کہ اُسکی لاش دبی ہوئی پڑی تھی چنانچہ
کھودتے کھودتے جب اُسکی لاش برآمد ہوئی - تو اُسکے پاس
ایک طرف چند گھڑوں میں کھانے کی چیزیں رکھیں ہوئی تھیں
اور ایک برتن میں شراب تھی اور دوسری طرف اُسکے ہتھیار رکھے
ہوئے تھے - دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ ان لوگوں کا یقین
ہے کہ مرنے کے بعد جب آدمی پرلوک کو جاتا ہے تو وہ راستہ میں
اِس خوراک کو حاصل کرتا ہے اسکے علاوہ جو شخص جن جن آدمیوں
کا سر کاٹتا ہے وہ پرلوک میں اُس کی غلامی کو حاضر رہتے ہیں اِس
کُل خیال کی تہ میں جو اُصول کام کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ انسان موت
کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتا - بلکہ موت کے ذریعہ صرف ایک
حالت اور ایک لوک سے نکلکر دوسری حالت اور دوسرے
لوک میں "انتقال" کرتا ہے +　　(ازدھرم جیون لاہور)

۲۷ کو رات کے وقت ٹولی گنج کلکتہ میں آگ
لگی - چالیس گھر اور کاہی مکانات بالکل جل گئے کئی شخصوں
کو نقصان پہنچنے کی خبر ہے - کچھ پتہ نہیں کہ کیونکر اور کہاں سے
آگ لگی لیکن شریر اشخاص پر شبہ کیا جاتا ہے +

دہلی کی میونسپلٹی نے اُس فوج کے لئے جس نے
وہاں کی آتشزدگی کیوقت آگ فرو کرنے میں بہت بڑی
جرأت اور دلیری سے کام لیا تھا - اڑھائی سو روپیہ بطور
انعام منظور فرمایا ہے +

کاٹھیاوار کا اخبار لکھتا ہے کہ لارڈ رے نے
پوشیدہ طور پر پوربندر جانیکی کوشش کی تھی مگر وہ پہچان
لئے گئے +

پیارے ناظرین

اب میں آپ صاحبان کو سلام کرتا ہوں - اب
میں آپ سے جدا ہوتا ہوں - نور افشاں کی خدمت اپنی
خوشی سے چھوڑتا ہوں - مگر خداوند کی خدمت نہیں چھوڑتا
اُسکی صلیب کا سپاہی ہونا میری زندگی کا مشن ہے -
آپ مہربانی سے ۱۵ - تاریخ مئی ۱۸۸۹ء کے بعد کوئی خط
متعلق اخبار میرے نام روانہ نہ فرماویں - اور میرے
پرائیوٹ خط بھی تاریخ مذکورہ سے نارووال ضلع سیالکوٹ
کے پتہ پر بھیجنے چاہئے - خداوند آپ سب کے ساتھ ہو -
مسیحی بھائیوں سے التماس ہے - کہ مجھے اپنی دُعاؤں میں
یاد رکھیں +

آپ سبکا خادم
رحمت مسیح واعظ (لودیانہ)

بہت ضرورت ہی

ہمکو اخبار نور افشاں کے واسطے ایک ایسے عیسائی
لائق منشی کی ضرورت ہے - جو اسسٹنٹ ایڈیٹر کا کام بخوبی چلا
سکے - اور قوانین اخبار سے بھی واقف ہو - ہوشیار اور دیندار
ہونا چاہئے - تنخواہ صعہ روپیہ ماہوار ملیگی - اُمیدوار
اپنی اپنی درخواستیں مشتہر کے نام بہت جلد روانہ فرماویں +

المشتہر

پادری ای - پی نیوٹن صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ
مشن پریس لودیانہ

ضرورت ہی

فتح گڈہ (تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور) اپر پرائمری
انگلو ورنیکولر سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت
ہے - سرٹیفکٹ یافتہ کو تنخواہ ۳۰؁ روپیہ ماہوار ملیگی - انٹرنس
پاس شدہ کو جو سرٹیفکٹ کے آئندہ امتحان میں داخل ہونا
منظور کرے - ۲۵؁ روپیہ - بعد حصول سرٹیفکٹ ۳۰؁
روپیہ درخواستیں مشتہر کے نام بھیجنی چاہئیں +

المشتہر

پادری ڈاکٹر ایچ یو وائٹ بریخٹ صاحب
بٹالہ ضلع گورداسپور

امریکن مشن پریس لودیانہ - پادری ڈبلیو کالڈر وڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ